اشتہار
۱۔ روز کیسی جزو ضمیمہ کر شائع ہو تو اسکا ۲۔
محصول ڈاک علاوہ قیمت پنچ

کسی صاحب کی خدمت میں
نمبر بھیجا جائے گا ۳۔ اطلاع موقوفی
ایک ہفتہ قبل از انقضا ہے

سجاد حسین دفتر میں بھیجنا
چاہیے ۴۔ جس درخواست کا جواب
مطلوب ہو ٹکٹ ضرور بھیجنا

منشور کیجائے ۵۔
مضمون مفید خاص کے واسطے فی سطر
محمد سجاد حسین مہتمم اودھ پنچ



تفصیل خریداران	پیشگی	ماہواری مابعد	ششماہی پیشگی	ششماہی مابعد	سالانہ پیشگی	سالانہ مابعد
عام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رؤسا و امرا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار و والیان ملک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]



ترکیب پختن کھچڑی کانگریس

دل سیاہ سترمرغ — شیر برطانیہ — پیر خرس روس — برنج آسٹریا — روغن شیر بوبو فرانس — نمک حسبہ من

مسلم — دو شمار — دو شمار — برائے نام — خاطر خواہ

پہلے شیر برطانیہ اور پنجہ خرس روس کا دہن دیکھی تیغ اوسکی بیچ تمام دالی دیگچی میں رکھے جب خوب پھوٹ پھوٹ پکنے لگے تو اور برنج اوس میں ڈالدے۔ اور میٹھی میٹھی آنچ کرے اور اس قدر لحاظ رکھے کہ اوبال نہ آنے پائے جب ایک کنی باقی رہے تو دم پر لگا دے۔ بعد تھوڑی دیر کے۔ روس۔ آسٹریا۔ انگلستان۔ سردیا۔ ٹرکی۔ یونان۔ فارس کو کھانے کو دے۔ اور اگر بچ رہے تو اقسام محروم مشارہ سے۔ نہایت مزہ دار کھچڑی ہوگی۔

انتہی۔ از خوان نعمت نمک بندگان تہذیب آباد

سلہ شیر یعنی ورود۔ سلہ ... کی ترکیبیں ہیں۔

لکھیم پور کھیری

گرما گرم خبریں

در جھنجھلا دیا - سے حضرت اب سات کوٹھیاں بلا دیجیے
آج کل یہاں خبریں سرد ہیں - آہیں - ماہیں - آہیں
نش - آدمی کے کٹ گئے - جھوٹے کی خبریں
ہو گئیں - گرا بالکل تمادو - لاحول ولاقوۃ - برا بھلا
کہا یا -

ر - ن - لکھنوی سلمہ اللہ تعالیٰ

دعا مانگنے کا نیا طریقہ

ہمیں نیا اور پرانا چہ معنی دارد - دعا مانگنا -
رونا - ہنسنا سب ہی جانتے ہیں - پیر پیمبر - دیبی
دیوتا سب ہی مانتے ہیں - جی کہیں جاتے ہوں -
اور یہ آپ ہیں کیا خریت ہے کہ کینے بات کی اور
آپ نے کاٹ دی - یہ شیخی اچھی نہیں - خیر صاحب
قصور ہوا - معاف کیجیے - کچھ فرمائیے تو سہی بسم اللہ
کل ہم اور ہمارے حبیب لبیب ہاتھ میں ہاتھ دیے
پر تفریحاً چلے جاتے تھے - دفعتہً کیا دیکھتے ہیں کہ ایک
بڑا مجمع دیہاتیوں کا سبیل گھسٹا رہے ہیں اور
کہے جاتے ہیں کہ دعا - شہر کے پیڑ سے - آگرے کی
دال موٹ - دلی کی گری کا حلوا سوہن - کانپور کی
منڈی - لکھنؤ کی کھیاں - بارہ بنکی کی
پوریاں - بریلی کے برے - دہلی کے لڈو -
بمبئی کے پونڈے - بنارس کا لنگڑا - ملیح آباد کے
خانزادے - شاہ آباد کے آم - کھیری گڈھ کا کتھا -
بہار کے آلو - ہندوستان کی املی - جیلی کی گزیں
دیلی بیست کے چاول - تبت کے دنبے -
سندربن کی گھاس - کلکتہ کے جوتے - یا خدا
ان سب کا ہمارے دروازے پر ڈھیر لگا رہے -
اور ہر دم جاری رہے چلا جائے - اور یہ سب ہم مفت
مزے سے کھاتے رہیں - ہمارے حبیب لبیب ایک
ہی قرائے باز - بھلا چپ کیوں رہنے لگے -
بڑھ کر آواز بلند فرمایا کہ اجی حضرت گھاس اور جوتے
بھی اسی میں آ گئے - خیر یہ تو شکم بند و گرسنہ چشم

ہے - بنے اب طرز پر ایک ہی دعا تیار کی -
دعا - تفسیر میں زمخشری - کلام میں شیخ ابوالحسن
اشعری - بیانات میں ملا علی قوشجی - تجرید میں اقلیدس
اخلاق میں محقق طوسی - منطق میں قطب الدین علامہ -
قصیدے میں خاقانی - رباعی میں عمر خیام و سحابی -
تغزل میں امیر خسرو - نثر میں سید شریف - انگریزی
نثر میں مکالی - پوئیٹری میں شکسپیر - مرثیہ گوئی میں
دبیر و انیس - شاعری میں آتش - حدیث میں امام مالک
آداب میں سیبویہ - بدیع و معانی میں ملا سعد الدین
تفتازانی - اصول میں قاضی صدر - حکمت میں خم افلاطون
مثنوی میں پنڈت دیا شنکر نسیم لکھنوی - یا خدا
علوم و فنون متذکرہ بالا میں صرف کے ہوں صدہ کے
برابر ہو جاؤں - آمین -
حبیب لبیب اس پر بھی منہ آ ہی گئے - کون میاں
پھر کیں - اور جان صاحب کو کون چھوڑ دیا - حضرت
وہ آپ کے حصے میں آ ئیں گے - خیر صاحب خدا کرے
آپ اور کچھ ہوں یا نہ ہوں - خم افلاطون تو ضرور ہو جائیں
آپ کے منہ میں بورے کا برا - بہت نہ تھوڑا -

ر - ن - لکھنوی سلمہ اللہ تعالیٰ

بقیہ مضمون نوابی دربار

(تھوڑی دیر کے بعد)

خانصاحب - آداب بجا لاتا ہوں رحیم سے پر تشکر)
اس آدمی نے کہا اسوقت فوراً چلو بڑا ضروری کام ہے
حضور خیریت ہے -
ن - ہاں خیریت - آپ کے کون تک جس سرکار میں
ہیں - وہاں خیریت کہاں -
خ - خداوند نعمت یوں تو آپ مالک ہیں جو چاہیے
فرمائیے - مگر کوئی کور بغضل خدا آج تک ظاہر ہوئی -
ن - بس خانصاحب منہ کھلوائیے - واللہ بااللہ
انسانیت کرتا ہوں - غضب خدا کا کس طرح سے چار ہزار
کا اسباب لیا - اور کس حکمت سے رہن رکھ کر
وہ چار دن ہزار جکھ گئے - خدا غارت کرے تم نے نکلوا سکو
حضور میرے گھر سے - دیکھنا خانصاحب - دنیا گزران لاکھ
اگر سادات بنی فاطمہ ہوں تو ان چار ہزار کے عوض تمہارے

جسم پر اتنے ہی چار ہزار اتنے داغ ہو جنگے - یہ میرا نمک
پھوٹ پھوٹ نکلے گا - خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی
ایسی پڑیگی تم پر کہ مرتے وقت سور کا منہ ہو گا -
خ - بجا ارشاد ہوتا ہے - مگر حضور کے ہرکاروں سے اسکی
ثبوت نہ بتایا - یوں ہی رپٹ بولدی -
ن - خانصاحب - خانصاحب - ہوش کی دوا کیجیے -
خودی سے باہر تو ہوجیے - او بے ایمان دغاباز -
چوری اور سینہ زوری - روپے کا روپیہ غائب غلہ اور
اوپر سے ثبوت - تیرا ہی گھر دوس - ارسکا خدا بھلا کرے
سارا حال ایا بتا گیا ہے - مرزا مرزا کی طرف پھر کر
تم بھی تو اوسوقت موجود تھے - اور اصل میں انہیں نے
تو اس چالاکی کا سراغ لگایا -
مرزا - حضور غلام کیا مال ہے سب حضور کا اقبال ہے
باقی ان میں یہ اوٹنی اوٹنی مسخرہ نہ تھی تو یہ
ر خانصاحب کی طرف مخاطب ہو کر) -
خانصاحب - واللہ آپکی سمجھ کے قربان - آپ ایسے دانا
ہو کر کس بات پر بحث کر رہے ہیں - عقلمند کو اشارہ کافی -
یہ ثبوت کا وقت ہے یا عذر خواہی کا - ماشاء اللہ -
آفرین ہے اس ہمت پر - خانصاحب بھلے آدمی کو ڈوب
مرنے کی جگہ ہے -
میر صاحب - خدا کی پناہ - یہ کس غضب کا لوگ
ہیں - تو آگا ہی ہارین - اور آنکھیں بھی دکھاتے ہیں -
روپیہ جدا لیا اور اوپر سے غراتے ہیں -
میر جانی - اللہ ری ہمت - اُف ری جرأت -
ہم ہوتے تو ایسے موقع پر معافی چاہتے - قدم پکڑ تے -
اور یوں سکتے میں تقصیر کی معافی کر واتے -
معاذ اللہ - خانصاحب سے او ٹھو - قدموں پر ٹوپی رکھو
رومال سے ہاتھ باندھ کر بیان دینے وار کو حاضر ہو -
ن - واقعی تب تو ذات پاک اپکی ہی ہے - اور یہی
وہ تو میری خیریت ہوئی کہ چار ہی ہزار پر گذری ہو -
خیر سے کی ہانڈی کبھی گر گئے کی ذات ہمیں - اگر اب کا
قدم یہاں کچھ دنوں اور رہتا تو بڑے عذاب میں پھنسا
دیا ہوتا - شکر ہے خدا کا کہ سستے چھوٹے - واللہ غضب
ہو جاتا جو کسی بڑے معاملے میں پھنسا دیا ہوتا - ارے یہ
وہ موذی ہے کہ بیچ کھوٹے بازار میں بیچ ے اور

نسبہ تھو -

مرزا - اجی حضور - خدا نکرے - خدا نکرے - شیطان کے کان بہرے - مجال ہے - یہ حضور کے غلام کسی ن کیواسطے ہین - بھلا اونکے مارے کب ایسون ایسون کی دال گلتی ہے -

خ - ہان خیر اتو ہم چور - نمکحرام - دغاباز - بدذات - سب کچھ ٹھہر گئے - مگر جناب میر صاحب ہی تو اسباب رہن رکھنے گئے تے اور کچہری کون روپیہ لے گیا تھا - اور پھر وہ ہزار روپیہ کون قرض لایا - اور یہ تو اور ہی بات ہے جسکے لیے آج مجھپر یہ شنلہ اوٹھایا گیا ہے -

میر صاحب - مرزا صاحب ذرا دیکھنا یہ دغاباز دال نرل بک کر سرکار کو شک لایا چاہتا ہے - [illegible] پھیری آنکھون مین دہول ڈالی تو نے [illegible] تھا - مین سیدہا مسلمان - تیرے یقین کر لیا - اور او[illegible] ی کے مطابق لکھدیا - اور مجھے اس سے انکار کب ہے -

خ - تمنے تو خود رہن رکھکر روپیہ لیا تھا - خود سارے مال [illegible] ے وا[illegible] تف تے -

م[illegible] اونخ گرم بر رہے تو - [illegible] جب سے کہدیا کچہری کا وقت قریب آ گیا ہے اب روپیے کی فکر سے اسنا[illegible] میں دیر ہوگی - مین مہاجن سے اپنی ضمانت پر چار ہزار روپیہ لیے جاتا ہون اور چل کر کہلوان لو دیتا ہون تم روپیہ لاکر مہاجن کے یہان اوسکے عوض مین امانت لکھدینا - مین نے روپیے کے عوض اسباب امانت لکھدیا بلکہ تیرے کہنے کے مطابق تیرے اعتماد گئے ہے سرکار سے یہ بھی کہدیا تہا کہ مین خود روپیہ لے کر کچہری گیا تھا اور میرے سامنے تقسیم ہو گیا - [illegible] بہی مین نے تیری منت و سماجت سے کہا تھا ورنہ مجھے کیا غرض تہی -

خ - خیر ایک [illegible] حاکم حقیقی کے روبرو بہی تو بحث ہوگی یہان تو تم لوگ ایکسے ایک معاملہ فہمی جاؤگے اور وہ ہزار تمنے کس روپیے سے قرض لاکر سرکار مین دیے تے -

م - مین کیا جانون کون روپیہ - تمنے خط مہاجن کو لکھدیا - مین گیا - اوسنے روپیہ دیا - مین لے آیا - میرے تو کہا تھا مہاجن کی روکڑ ن سے سرکار مین قرض آیا -

مرزا صاحب - [illegible] کی وہ [illegible] مطالبہ ہو کر حضور دیکھتے ہین - اسوقت مین بہی اپنے ساتھ ایک آدہ کو لیے مرتا ہے - بہی واللہ بلا کا آدمی ہے -

میر جانی - اجی بہت آدمی ہے - دیو ہے - بھوت ہے - شیطان ہے - آپ اور معصوم میر کو کیسا ہوکا اوسنے دیا -

ن - وہ تمی دیکھتے ہو - اب یہ خود تو مجرم ٹھہر چکا ہے اب اسپر کوشش ہے کہ میرے جان نثار مصاحبون سے بہی ایک آدہ کو میری سرکار سے نکلوا دے -

یہ بڑا ہی موذی اور اتمی ہے -

خ حضور ہان - اتمی بہی ٹہر دی ہے موذی بہی بلدری ہے - چورسے گرو - سب تو سرخرو ہین اور مختار صاحب مفت مین بدنام ہوئے - روزگار اور ذلیل ہو - ہمین بے انصافیون سے اللہ بہی ناراض ہو جاتا ہے - اصل حال تو حضور پر کھلا ہی نہین کہ کیون مجھپر تہمت لگائی گئی اور کیون طوفان اوٹھا - واہ واہ دیکھا انصاف اور نازک دماغی بہی دیکھی ایسی ہی باتین ریاست کی یادگار ہین -

ن - وہ کیا خیر وہ بہی بیان کر دے - معلوم ہوتا ہے پھر کوئی فقرہ فی البدیہہ اسنے سوچا ہے -

مرزا صاحب حضور ہان - بڑا ہی چوگرگا یہ پٹہان ہے -

خ حضور ان لوگون نے مجھسے اس رسوم کا مانگا تہا کہ جو ہر مختار کو وکیل دیتا ہے - اسپر مین نے انکار کیا - ان لوگون نے میرے گہر پر جاکر مجھے کالم گلوچ کی اور بڑا فساد برپا کیا - جب بالکل یہ لوگ مایوس ہو گئے تب یہ جوڑ مارا ہے - خدا ان سے بچے -

ن - ہان - ہان - اور بہی تم سے کبہی مانگا تہا اس مقدمے مین مانگنے گئے تے - جا دور ہو میرے سامنے سے دور ہو - مین نے صبر کیا - ارے کوئی ہے - اسکو نکالو - ابہی میرے سامنے سے ہٹاؤ دیدون مین غصہ منہ سے کف جاری اور گاؤ تکیہ پر ہاتہ مار کر نالائق - پاجی - سور - گدہا بے ایمان - نکل ابہی نکل نکلتا نہین - ارے کوئی اسکی گردن مین ہاتہ دے کر نکالتا نہین - اومنہ بہی - کھڑا سنتا کیا ہے - میر صاحب دربار سے کہدیجئے آج سے یہ گور نمک اس ڈیوڑہی پر نہ پانے - دیوانگی سے کہیے ابہی ابہی اسکا نام خارج کر دین - آج تک کا حساب کر کے اسکے حوالے کرین مجھے ایک دم اس مردود کی صورت دیکھنا منظور نہین واللہ - باللہ - اسکی صورت دیکھکر آنکھون مین خون اوترتا ہے - انگریزی ہے - خون کے گھونٹ پی کر رہجاتا ہون - ورنہ ابہی ہاتھی کے پاؤن مین بندہوا دیا ہوتا -

مرزا - اجی حضور بیلے آدمی کو چند چشم غافل کی سواری ہے اگر انسانیت ہے تو آیندہ سے ایسی حرکت کسی سرکار مین نہ کریگا - نہین تو حضور معاف فرمائے دیتے ہین - دوسری جگہہ بہی نمازی کا تکیہ ہو جائے گا -

میر صاحب - اللہ ری خاوندی - خاوندی - افسوس ایسے خاوند بہی کہین ملتے ہین - یہ دغابازی اور اقراری مجرم کو ابہی سات برس کی قید کی سزا پائے اور پہر حکم کہ تنخواہ بہی دیجائے -

مرزا صاحب - خدا نے سرکار کو کان مروت بنایا ہے اگر ایسا نہو تو غریبون کی پرورش کیونکر ہو -

میر جانی - آفرین ہے اس ضبط و تحمل پر -

نتیجہ سخن یہ ہے کہ خانصاحب اپنی بے ایمانی خود غرضی ہر ایک کے ساتھ چالاکی کرنے سے ذلیل و خوار بدنام ہو کر نکالے گئے - نوابصاحب نے اپنی عادت بلا اصل حال دریافت کیے اگرچہ خان کو نکالا مگر سب موذیون کا پردہ اشتعال نہ کیا - میر و مرزا وغیرہ اپنی چالاکی سے خیر خواہ بنے رہے ؞

راقم آزاد -

اودھ پنچ - ہم اپنے نازک دماغ ناظرین سے عذر خواہ ہین کہ اگرچہ نوابی دربار نے ایک عرصہ تک وقت عزیز لیا - لیکن انصاف کی آنکھ سے دیکھنا چاہیے کہ یہ بہی لائق خالق - قدردان - معاون نامہ نگار حضرت آزاد صاحب نے امرا و نوابون کی سادہ لوحی - مصاحبون کی چرب زبانی مختار و وکلا وغیرہ کی رجوڑ راکچہری دربار آنے جانے مین یا جو گھس پل کر ایک آدہ انگریز کے بنگلے پر پہونچ جاتے ہین بے ایمانی دغابازی کے کیسے کا کیسا اچھا نقشہ کھینچا ہے - یہ سب باتین جوئے

سے آنکھل میں اس غریب سے ہرگز نہ اوسکتیں۔
ہمارے کرمفرما مولانا آزاد صاحب کو خود بھی اس طوالت کا بہت خیال تھا۔ مگر مضمون ہی ایسا مجبوری تھی۔ کرنے کیا۔ اور حقیقت میں تصہ جب اتنا بجا تھا تو کس کام کا۔ اب اسٹیج پر پردہ پڑتا ہے۔
اور نواب صاحب مع مصاحبین۔ اور خانصاحب مع دوجہ مقدس رخصت ہوتے ہیں۔
ہم جانتے ہیں کہ ناظرین اگرچہ تنگ ہوگئے ہونگے۔ مگر رخصت کرنے وقت ضرور برہم ہو جائینگے جس طرح تھیٹر میں اگرچہ تماشا دیکھتے دیکھتے زیادہ رات تک جاگتے اور تماشا دیکھتے دیکھتے تنگ ہو گئے۔ مگر جب تماشا ختم ہونے اور اسٹیج پر پردہ پڑنے سب ساز و سامان رخصت ہونے پر تھوڑے بہت ضرور رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے ہم اپنے ناظرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ انشاءاللہ عنقریب دوسرا تماشا نئے رنگ کا بھی شروع ہوگا جو غالباً اس سے بہتر ہو کیونکہ یہ ایک ابتدائی کوشش تھی۔
بہت سی باتیں اس وقت کے تجربہ کے باعث بڑھی چڑھی ہونگی۔ ++

حیدرآباد

حضرت اودھ پنچ۔ آپنے بہت دور کی کنکیان بازہی ہیں۔ ابھی بہت بڑے بڑے مقامات کی سیر کرنا ہے۔ سر دست حیدرآباد سے تو سلام لیجیے پھر اگر جیتے بچے اور برلن والے ایماندارون کی کانگرس سے فرصت ملی۔ ٹرکی کے حصے بخرے سے ہاتھ خالی ہوا۔ تو آپ کے لکھنؤ میں بھی اس زمانے میں تشریف فرما ہونگے جب پرنس آف ویلس کی ننگی تصویر تعلقدارون کو دیجائیگی۔ خیر یہ تو ہونا ہے کا کچھ دکن سے بھی تحفے بھیجے۔ اے کچھ کیا میں بیچنے کو تو بہت کچھ بیچوں مگر آپکو پروا کسکی ہے۔ آپکے دکن پنچ سلامت رہیں۔ اون سے جب کچھ بچے تو میرے حصے میں آئے۔ اور پھر بھی میں مسافر آدمی۔ ادھر بھی ہو نکلا۔ یہ بھی سیری با حیدرآباد کی خوش قسمتی۔ خیر کون آپکو معلوم نہیں حال کون جہل۔ ان کل یہان کا گورنمنٹ گزٹ یعنی جریدۂ اعلامیہ ردی کی تھیلی جا بجا ہونے پاوین مطبوعہ

۳۰ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۵ ہجری دیکھتا تھا کہ یکایک نظر پڑا کہ آپکے مولوی محمد حسن صاحب مہتمم صدر مدرس مدرسہ تعلیم المتقین اپنے عہدے پر تنخواہ سالم ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار مستقل ہوئے۔ اور ابتدائے تقرر سے تاریخ منظوری استقلال تک پچیس روپیہ ماہوار اس پوری تنخواہ سے کم دیئے جاتے تھے۔ اونکے ملنے کا بھی حکم۔ ا ا ا ا۔
کیون حضور حضور سر سالار جنگ بہادر سے مردم شناس قدردان۔ مولوی صاحب سا لائق آدمی۔ اور پھر طرہ جناب مولانا سید حسین صاحب بلگرامی بی اے معتمد مدارالمہام سرکار عالی علاقہ متفرقات و خانگی کے شاگرد رشید بلکہ ارشد جنکی انگریزی۔ فارسی۔ عربی۔ علوم مغربی و مشرقی کا شہرہ عام۔ پھر کیا پوچھنا۔ زمان ترقیان لیجیے۔ ابھی کیا ہے ابھی تو لگا لگا ہے خدا یہ ترقی مولویصاحب۔ اور اونکے دوستون اور اونجانب کو مبارک و میمون کرے۔
(ایڈیٹر۔ حضرت خدا میمون و مبارک کرے)
آج اور سنیے بالفعل دو ایک ہندوستانی رخصت پر جانے والے ہیں۔ سنتا ہون۔ جناب سید محمد اشتیاق حسین بہادر میر مجلس محکمہ مرافعہ بھی کئی مہینے کی رخصت سے کر گھر تشریف لیے جاتے ہیں۔ خدا راس لائے۔

وہ کون سی زمین ہے جہان آسمان نہین

حضرت ہم تو ولایت ہی میں سمجھتے تھے۔ مگر یہان بھی لبرل اور کنسرویٹیو کی چخ لگی ہوئی ہے سنیئے یہان بھی دو پولیٹکل گروہ ہیں۔ ایک حضور سر سالار جنگ بہادر کی پولیسی کا طرفدار۔ دوسرا دقیانوسی خیالات کا جناب وقارالامرا کا جنبہ دار۔
خیر ہمکو ہم تو سب سے رہت سبکے ہی خواہ ہیں۔ ایک نہیں ہزار گروہ ہون۔ مگر ان اشخاص کے ریتے میں جو پولیٹکل کام کرین ادہیں ریاست کے مضر کوئی حرکت

نہ کرین ورنہ ہوگی ان ہی کیپروں کا نقصان۔
راقم
عنقا ++

بقیہ مضمون

آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور شے
لاکھ طوطی کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا
حضرت اب کیا۔ انجو انجانب سے بڑھکر کوئی نہین وہی مثل جو مسبوے سے را بجنے نہین۔ علم کی وہ کیفیت کہ پاس کرتے کرتے تھا اور بادی دولت اباجان کی جمع کی ہوئی بے محنت مشقت ہتے چڑھی حسن صورت میں بھی خدا کی عنایت سے کم نہین۔ انسان کی صورت رکھا ہی نہین کیا سیرت کے ساتھ جیسا ان کی صورت کی بھی تماشی) اگر وہ اس سے اچھے نہین تو بُرے بھی نہین۔ جب داڑھی بھی کردی۔ (ریشے گیتلا) تب سے لوگ کہتے ہیں نوکرون نور برستا ہے۔ حسن سیرت میں بھی اکثر اپنے گاؤن کے لوگون کو تعریف کرتے ہی پایا کہ بیٹی میان کا مزاج کیا اچھا ہے بالکل سیدھے سادے ہیں اللہ میان کی گائے۔ (واہ بھیا کے بارا بھی نہین کہ بلا سے مذکیر تو ہوتی) ایک کسر تھی۔ آداب فرائض کی۔ سو وہ بھی ہم آج سر ہو کی دوڑ دھوپ کرنے کرتے۔ آپ جانیئے جوینده یابنده۔ اتالیق بھی ایسے انتخاب روزگار مل گئے کہ بس چشم زدن میں ادہیں بھی ایم اے کیا ال ڈی کی ڈگری دلوا دین۔ (لانگ لگڈو کی بیٹے لم ٹنگا گدہ)

غرضکہ اوسیدن سے تعلیم شروع ہوئی

ا ا ا ا دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ علم بھی بڑا ہی تھر ریتا منزلون تک اور چھور ہی نہین۔ ایک محیط ناپیدا کنار ہے۔ حضرت ہم بھی علم کی ڈور دیکھ گیا۔ کسی بات میں کم نہین بارے بسم اللہ پھر بہا دو مہینا کہ ایک دفعہ گلا لگا ہی تو دیا۔ اب تو اور نت نئے آداب مشرق و مغربی سیکھنے لگے۔ ایک تو محبت سا شاگرد رشید پھر استاد وہ ایک بولی میں کام لینے والا۔ وہ ہندی کی چندی بنانے والا۔ کہ ایک ایک بات میں دس دس شاخیں۔ اور ہر شاخ میں دس دس پتیان۔ ہر پتی میں اپنے ابرا لاکھون ہی

ہر چیز میں گر ورون رنگ و بستر - آخرش چند روز اچھا
کیا کیا - حضرت خوب مائل کیا - جی لگا کے سبق
پڑھے - لیکن ہان کبھی استاد کو شکایت ہوئی
تو کہنے کہ آداب بجا لاتا ہوں کی جگہ جلدی
میں مرخص ہوتا ہوں - کہدیا - انگریزی
میں گڈ بائی گڈ نائٹ کی جگہ گڈ مارننگ
دمیاں اُنکے منہ سے نکل گیا

پہلے تو ان باتوں سے طبیعت تنگ دم بھاگی مگر بعد
چندے یہ بھڑک بھی مٹی - اور کچھ مناسبت بھی
ہو چلی - حضرت جب سیدہی طرح چلنا اور قرینے سے
سلام کرنا - یا ہاتھ ملانا آگیا تب تو ہماری ہمت کھل
کے گل کھلا گئی طرح بڑھی - اب تک کئی جگہ سے
دعوتوں جلسوں اور محفلوں جلسوں میں شریک
ہونے کے پیام آئے تھے مگر اس کمبخت جھیپو طبیعت
کا ستیاناس جائے ایسی باتوں کی بیڑیاں ہو گئی
تھی کہ کہیں جانے ہی نہیں دیتی تھی - مگر اب کی دفعہ
مصمم قصد کر لیا کہ اب جو کوئی طلبی ہو تو تیر سے پہونچیں
- آپ جانئے رُوئی دال سے خوش

ایسی دعوتوں کا کیا کہنا - ہر روز نت نیا پیام -
کچھ خدا نخواستہ مفلس تو تھے ہی نہیں - کہ اگر صرف
نظر شرکت حسنات کسی امام باڑے کے دروازے پر
جاتے تو دربان دور ہی سے دوڑ دھکا بتاتے -
کیا حضرت امام حسین کی مجلس نہیں حضرت صاحبخانہ
کے دادا جان کی کوئی تقریب ہے -

حاصل کلام یہ کہ ایک جگہ سے پیام دعوت آیا
حضرت فوراً فرد پر بڑا تنگی صاد بنایا - اور جیسی
جناب عادت تھی کہ کوئی نہ کوئی عذر لکھ دیتے تھے
انکی جلی قلم سے صاف صاف حرفوں میں لکھا حاضر ہوں
حاضر خواہم شد حضرت اوس دن کی کیفیت
نہ پوچھئے - امتحان کا موقع - اور یہ کاہے کا امتحان
انسانیت - آدمیت - آداب - قرائن کا - کالج کے
سب امتحان اسکے آگے مات - سبب کیا وہ تو اکثر گذری
ہوئے ہیں - یہاں نہیں ہو گا ان ہیں گوئے -
اب حضرت آئین صاحب سے سب قرائن پھر دہرائے
ذرا ذرا سی بات پر گھنٹوں بحث کی - بڑی صاحب سلامت

کسطرح - مزاج پرسی کیونکر - مزاج کا جواب کس
ڈھنگ سے نشست برخاست کا کیا قرینہ - بات چیت
کرنے کا کیا سلیقہ - کیا کہنے اور نہ ہونے کا کیا
دستور - اور پھر انہیں شاخ در شاخ - ایک کہانے
کے ادب بھلانے میں - اوستاد نے دو پہر مغز کھایا
اب حضرت بیچ سجا گھوڑے پر سوار ہو دعوت میں شریک
ہو چلے - راہ میں ہزاروں وسوسے سیکڑوں اندیشے
کہ دیکھا چاہئے آج کس طرح نبتی ہے - چند احباب تھے
خاص - کوئی سو دو سو کی بھیڑ نہیں - کہ اندازہ سے نہیں
کوئی لحاظ نہ کرے - یا اللہ تیرے ہی ہاتھ عزت ہے -
آج دیکھنا ہے آئین کی تعداد سوا ثابت ہوتی ہے یا محنت
برباد جاتی ہے - ارے میاں چلو پلٹ چلو گھر پھیر دیکھی
جائے گی - اسوقت طبیعت بھی نادرست ہے اور پھیر اس
انسائیکلو پیڈیا - کی چوتھی جلد کے میں کچھ ورق
دیکھنے کو باقی رہ گئے ہیں وہ بھی دیکھنا ہیں - اور ابھی
کچھ تھوڑا سبق اور آئین سے سیکھ لیں تب کہیں جائیں
ابھی تکمیل نہیں ہوئی - یہی سوچتے سوچتے مکان کے
دروازے پر پہونچے - اب کبھی تو جی چاہتا ہے کہ
بسم اللہ کرکے گھوڑے سے اتر ہی پڑو - پھر اندر سے
جی چاہتا ہے ارے میاں پلٹ ہی پڑو تکلیف کے
سوا آرام نام کو نہیں - اسی فکر میں تھا کہ یکا یک
ہمت کے قدم اوکھڑ گئے - اور بے اختیار باگ اپنے
گھر کو موڑ گئی - کہ اتنے میں اتفاق سے صاحب خانہ
بھی کسی کام کو ادھر آ نکلے - اور دیکھتے ہی کہ کھوے سے
دیکھ کے گھوڑے کو تیز کیا کہ جلد بھاگ جاتا
اور حضرت اور ہم سے اونہوں نے آدمی دوڑائے -
لینا لینا - مولوی صاحب جانے نہ پائیں - یہ کس بات پر
روٹھے جاتے ہیں - رستے کے واسطے اب سپاہی دوڑائے
ہیں کہ دوڑ کے پہلے آتے ہیں اور بندہ ہے کہ بگٹٹ
جان چھوڑ کے سرپٹ چلا جاتا ہے - جیسے سکندر میں جنت
سے سیلی لگا دکو گھوڑے - کہاں ہم گھوڑے پر سوار -
کہاں وہ پیدل - تھوڑے تھوڑے دوڑ کر وہ تو تھک گئے
ہم صحیح و سلامت گھر پہونچے - بڑی خیر گذری جو پکڑ لیتے
اور زبردستی صاحب خانہ تک جانے کی نوبت آتی
تو کس قدر شرمندگی ہوتی - وہ تو کہیے بڑی آبرو رہ گئی

اب ملاقات کے وقت شکر و شکایت کو روکیا جائیگا
کوئی نہ کوئی بند کرد ہونگے - کہدینگے کہ گھنٹہ کے وقت
کا وقت تھا وہاں ٹھہرا ہی نہیں - بندہ مجبور تھا -
حضرت اوسدن تو کسطرح جان بچی -

اب تازہ ماجرا سنئے

ایک روز بیٹھے بیٹھے دل میں آئے جانے کو جی ترنگ
چرایا - اس دفعہ یہ سوچا کہ یہی ہندوستانی نزاد ہو
فضول بے موقع تکلف کرتے ہیں اور اس سے سر انکلنے کا
اور کیا ہے - اس معاملے میں انگریزی اچھے - وہ جو
امر میں نیچر کے پیرو - اون سے تعلقات محبت پیدا ہونگے -
یہ ہندوستانی یوں ہی ذلیل - اگر کسی انگریز کے ساتھ
خلط ہو جائے گا تو پھر ہندوستانیوں میں عزت ہو جائیگی
آپ جانتے ہیں بندے کو جب اہل کتاب کے گھر دعوت
میں تکلف تو ہے نہیں بلکہ اس نسب کے خسب پر غصہ
آتا ہے - قریب ہی ایک صاحب مسٹر فریڈلی رہتے تھے
آدمی - اولاد - اور دولت - کی طرف سے مالامال
تھے - روپیہ پیسا بھی اچھا - اور دو لڑکے تین لڑکیاں
ماشاء اللہ قدرت ہر ان جوان - اتفاق سے آج اونکے
یہاں کوئی تقریب تھی - دو چار اور اونکے یار دوست
بھی آئے اور ہمکو بھی بلایا - یہاں پہلے تو وہی جھیپو
طبیعت نے بہت کچھ کھٹکا پایا مگر نیند و انعام چند گرکے
بیدھڑک جا ہی تو پہونچے - حضرت اب آئین کے پڑھے
ہوئے علم کے عمل کا موقع آیا - ہستے امتحان پاس کیے -
بڑے گرم گیلے دن تھے مگر سب کا گرد خشک وقت
تھا - اب دیکھا نیب نے آگا پیچھا علم سب بھیٹ - اور چلے
دروازے کی طرف - جوں ہی دروازے میں قدم
رکھا کہ گھنٹے کی ٹن ٹن کان میں پہونچی - سنتا تھا کہ
ہوش حواس دم اوٹھا کے بھاگے - اور خون نے دہر
دیر چاہا - کہ ارے غضب ہوا کہ انکے دیئے گھنٹی ہی بجی
ہے دیر ہو گئی - اب چہرہ سرخ جسم میں رعشہ
سارا بدن پسینے پسینے - آنکھوں کانوں سے چنگاریاں
نکلنے شروع ہوئیں - اب نہ کچھ سنائی دیتا ہے نہ دکھائی
دیگا - ہر بار نہ اپنی کہنا نہ دوسرے کی سننا - تمہارے
سے صاحب خانہ پاس چلے گئے - آئیں یہاں پہونچ گئے جناب
آیا - ارے بڑی غلطی ہوئی - سلام نہیں کیا - جلدی [illegible]

حضرت یہ فرمایئے کہ ساتھ میں کہ صاحب سلامت ہو یا نہ ملایا جائے۔ بندہ نے نہایت جھک کر آداب بندگی بجا لاتا ہوں۔ سلام کرکے جوں ہی پیچھے کو ہٹتا ہوں کہ میزبان کے ایک نہایت حسین عزیز کے پاؤں پر میری ایڑی جا پڑی۔ آپ جانئے بندے کو تو ولایتی بوٹ سے مرغوب ہے اور اوس میں بھی جب تک نعل نہیں لگے ہوتے مجھے اچھا نہیں لگتا۔ بس حضرت نعل نے اوسکے انگوٹھے کو پھوڑا ہی تو دیا۔ اب اوس وقت کا انتشار اور اضطرار کچھ نہ پوچھئے۔ جو لوگ شریف ہیں اونکے دل سے پوچھئے کہ ایسے وقت میں انسان کے دل پر کیا کچھ گذرتی ہے۔ مگر وہ آدمی بھی معقول۔ دوسرے میزبان صاحب کا دباؤ۔ کچھ تھوڑا سا بڑبڑا کر رہ گئے۔ مگر حضرت میں ایسا پانی پانی ہوا کہ مطلق سر پاؤں کی خبر نہ رہی۔ اور عرصے تک بت بنا کھڑا رہا۔ میزبان اول خلق اخلاق مجسم۔ دوسرے علم دوست۔ تیسرے ہندوستانیوں سے اونکو ایک خاص انس۔ چوتھے میرے اکثر ان سے بھی کچھ دوستانے تھے۔ خیر جھک کر اوٹھے اور اوس خجالت کو رفع کیا اور ایک اپنی بیٹی کو لا کر مجھے اوسکے سپرد کیا۔ اب وہ ہاتھ ملانے کو آگے بڑھتی ہے اور بندہ پیچھے کھسکتا جاتا ہے۔ عورت ذات آپ جانتے ہیں ان باتوں میں کیسی ہوشیار اور پھر انگریزی چلتے پرزے۔ فوراً تاڑ کر مسکرانے لگی۔ تب مجھے ہوش آیا کہ ارے کہیں ہاتھ نہ ملاتی ہو۔ پھر تو بندہ دیکھا کیونکہ اکثر اپنے اتالیق سے انگریزی ہی گذشتہ زمانہ کی تھوڑی بہی مشق پڑھی ہوئی تھی۔ میں نے بھی خوب تن کر اوسکے برابر آکر شیک ہینڈ کیا۔ مگر اتالیق نے یہ تو بتایا ہی تھا کہ جب کسی لیڈی سے ہاتھ ملانا تو ذرا خمیدہ ہو جانا جسمیں اوسکے سامنے والے کو ضرر نہ پہنچے اور میری طبیعت اگر خود ایسی باتیں نکالتی تو پھر اتالیق ہی کیوں نوکر رکھتا۔ حضرت اتفاق دیکھئے پاؤں جو ہاتھ ملانے وقت بڑھا کر کھڑا ہوں تو اوسکے سائے کی نہایت نازک باریک سپر یڈ جوتے کے نیچے دب کر ٹوٹ گئی۔ اب اوس وقت کی کیفیت نہ پوچھئے مگر خیر شکر ہے شکر ہی ہے اوسکی بدولت ہی ان الفاظ میں کی۔ "آئی بیگ یور پارڈن۔ نو، ڈونٹ برینڈ" = اوسنے نرا شند کیا جسپر جواب دیا۔ مدر ڈونٹ مائنڈ آئی گی۔ ڈونٹ آپ سیٹ یو۔"

اب کرسیوں پر نشست ہوئی اور گپ شپ چھڑی

اور لوگ بڑی بے تکلفی سے جھک جھک بحث مباحثہ گرم مضمون ہی ڈھونڈتا ہے۔ کہ کون بات شروع کریں کس مباحثے پر رائے دیں۔ ہمارے سکوت پر میزبان صاحب کی بیٹی نے جو ہمارے حصے میں پڑی تھیں ایک آدھ بار اخلاق سے یہ تو کہا آپ کیوں چپ ہیں۔ آپ بھی کچھ بولیے۔ ہم ہاں ہاں کرکے مصروف رہا کیے۔ مگر اور لوگوں سے چشم و ابرو کے اشارے کنایے۔ سرگوشی۔ نوک جھوک۔ ایسی پڑ رہی تھی کہ ہم آپ ہی آپ کٹے جاتے تھے۔ آئے ہوش جاتے تھے۔ طبیعت کو ادہر لگاتے لگاتے کوئی بات ذہن میں آئی اور بیٹھے بولنے کو منہ اوٹھا کر داڑھی پر ہاتھ پھیرا کہ کسی کسی آبرو چشم کی آنکھ اپنے چہرے پر پڑ گئی۔ بس پھر اتنی جرات کہاں کہ منہ سے آواز نکلے۔

اتنے میں مسٹر فرینڈلی۔ جو کسی انتظام کو چلے گئے تھے آئے اور ہم سے نہایت بے تکلفی سے بات چیت کرنے لگے اونکے دوستانہ برتاؤ نے بے تکلفی کی بات چیت کے بارے اتنی ہمت دی کہ ہم نے بھی تکلفات ظاہری کا بوجھ سر پر سے اوتار کر پھینکا۔ اور خود بھی کچھ بات چیت کرنے لگے۔ ایک طرف نظر اوٹھا کر جو دیکھتا ہوں تو نہایت نفیس الماری میں سنہری جلد کی کتابیں کمال صفائی اور سلیقے کے ساتھ ترتیب وار چنی ہوئی ہیں۔ اہاہا اب کیا تھا۔ اب تو مذاق کی چیز ملی۔ اب معلوم ہوا کہ ہمارے دوست کو کتب سے از حد شوق ہے۔ اب تو ہم بھی خوب کتابوں پر رائے دینے لگے۔ صاحب بھی اخلاق سے ہاں میں ہاں ملایا کیے۔ اثنائے تقریر میں صاحب نے ایک تازی چھپی ہوئی کتاب کا نام لیا۔ چونکہ کتاب بھی بہت پرانی اور کمیاب بلکہ نایاب اور اوسکے دیکھنے کا شوق ہوا۔ اور بندہ اوس کتاب کے اوٹھانے کو لپکا۔ صاحب اخلاق کے باعث خود اوٹھا دینے کو چلے اب مجھے اپنی طرف یہ خیال کہ میں ایک کرسی ہی پر بیٹھا کہ اوٹھوں اور صاحب کو اپنی طرف۔ اوٹھے تو ہم بھی جلد سے قریب جانے جانے کتاب کا پسیٹ ہی تو لی۔ ادہر اوہر اٹھتے ہی کیا معاملہ ہے حضرت وہ سنگ گراں۔ اور بندے پر دہشت کا سوار ہونا۔ زمین پاؤں تلے سے سرک نکل گئی۔ کاٹو تو لہو نہیں۔ یا اللہ یہ کیا معاملہ ہوا۔

بات کیا ہوئی کہ وہ کتاب نہ تھی وہ تختہ تھا جسپر چمڑا خوب اس خوبی سے لگا تھا کہ وہ درست کتاب معلوم ہوتی تھی۔ اور الماری کے پیچھے میز پر روشنائی بھری ہوئی ایک دوات رکھی تھی۔ وہ کمبخت تختہ اوسی میز پر گرا اور روشنائی لنڈھی۔ اور بہ کر قریب کے نہایت نفیس ٹرکی قالین پر گرنا شروع ہوئی۔

میزبان صاحب اگرچہ اخلاق سے فرماتے جاتے تھے کہ کوئی بڑا نقصان نہیں۔ کچھ پروا نہیں۔ مگر مجھے کب یقین آتا۔ کیونکہ میں پہنچتا۔ اوسی بدحواسی میں میں نے جھٹ جیب سے رومال نکال میز اور قالین پر سے روشنائی پونچھنا شروع کی۔ ہم اسی میں مشغول تھے ہی کہ معلوم ہوا کھانا طیار ہے۔ اوسی حال سے کھانے کے کمرے میں آئے اور رومال جیب میں رکھ لیا۔ خیر اس آنے جانے میں کسیقدر اوسان جو ہوش جو گم ہو رہے تھے وہ اس پھر کسیقدر درست ہوئے۔ صاحب نے نہایت تپاک سے ہمکو اپنے اور اپنی بیٹی کے درمیان بٹھایا۔ اب لوگوں نے کھانا شروع کیا۔ ہمنے رکابی بہت ہی قریب رکھ لی تھی۔ اوسی پر جو جھکتے تھے تو داڑھی تک شوربے میں ڈوب جاتی تھی اور سپر طرہ یہ کہ چھری کانٹے سے کھانے کی عادت نہیں۔ چمچہ یا کانٹا پکڑنے کی تمیز نہیں۔ ایک عجب مصیبت میں جان۔ داہنے ہاتھ سے بائیں۔ بائیں سے داہنے میں چھری کانٹا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ہاتھ کی جو ٹکر لگتی ہے تو ہماری رکابی گود کے اندر رکابی کا جو گرم گرم کھانا گرا ہے تو بیان سے باہر ہو گئی پتلون کے پائینچوں میں رنگین کباب ہو گئیں یا اللہ یا اللہ اوس وقت آنسو نکل پڑے مگر کرتے کیا شاباش وغیرہ نے ایک جلد اوٹھا لیا غنیمت ہے سب سے نجات دی۔ اور دیکھا ایسی جگہ کھانے سے دنیا ہی میں دوزخ کا مزا مل گیا۔

اب کون کون حماقت بیان کیجئے

مختصر یہ ہے کہ سالن کا پیالہ جو ... کبابت توساری سیر شیرا ہو۔ مربا کھانے مین منھ سے ٹکرا میز پر گر پڑا پہی دوان کو پلاؤ کی رکابی سمجھ کر اپنی طرف گھسیٹ لی ایک دفعہ نہایت نفیس گرما گرم گلگلے میزبان نے ہمارے سامنے رکھے۔ اونکی آب و تاب۔ خوشبو۔ بہت ہی دل کو بھائی حضرت بندے نے دیکھا آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جھپاک دو ہی گرما گرم منھ مین رکھ ہی تو لیا معلوم ہوا انگارا کھایا۔ تالو مین چھالا پڑ گیا۔ زبان جھلس گئی۔ اب لاکھ اوپر منھ اوٹھا کر بھاپ نکالتے ہین مگر وہ ظالم سب جلائے ڈالتا ہے۔ آخر جب دیکھ رہے آنسو جاری ہوگئے تو حضرت بچنے سامنے۔ رکابی پر تھوک دیا ساجھو آخر مین بیچارا کیا کرتا۔ جان پر بنی تھی آنکھین نکلی پڑتی تھین۔ المختصر سب نے میرے حال پر رحم کیا اور تدبیر سوچنے لگے۔ ایک ڈاکٹر صاحب بھی ایک طرف بیٹھے تھے اونھون نے شیری شراب کا ایک گلاس بھر دیا۔ چونکہ مسلمان اور مولوی مشہور تھے میزبان صاحب نے استمزاج لیا۔ اوسوقت کئی مسلمون نے انکار مناسب سمجھا گیا۔ اول تو جان پر بنی تھی ضرورت کیوقت ان ہی سب روا ہے۔ دوسرے کچھ عین کیواسطے استعمال تھا ہی نہین دوا تھی۔ تیسرے اپنے تعصب اور ان صاحبون کے مضحکے کا خیال آیا۔ بچنے آنکھ بند کرکے منظور کر لیا۔ بات کرتے گلاس موجود بہان نام خدا اسکی انگل کیا کہ کون اور کس قسم کی شراب ہے۔ پہلے پہل کا معاملہ بے دیکھے بھالے غٹ سے چڑھا گئے۔ تو کبھی شراب پی نہین کیفیت کے معلوم او سپر خدا جانے نادانی سے یاد گلی دیکھنے کو وہ خود منگا ر کھا بچہ سے کر برانڈی سے آیا تھا۔ اب سارا منھ ایک چھالا ہوگیا۔ جوسے پہ سو قدرے۔ جو اس پینگے تھے وہ اس طرح کا ذور ہوسے۔ اب جیسے وہ گھونٹ کیونکر پیا جائے۔ گو پھر اپنسا ہو گیا۔ شدت تکلیف مین اپنا منہ دونون ہاتھون سے زور سے دبایا۔ اور وہ شراب ناک اور منھ سے فوارے کی طرح نکلنے لگی۔ ان سب حرکات پر اگرچہ بعض مسکرائے تھے مگر میزبان کے سبب سے کوئی بے تکلف ہنسا نہ تھا۔ اب اس حرکت پر تو خود میزبان صاحب مسکرا دیے۔ جب شراب اس طرح پھوٹ نکلی۔ تو حضرت جیب سے رومال نکال مین اپنا چہرہ پونچھنے لگا۔

وہ رو و شنائی جو اوس رومال مین لگی تھی سب چہرے پر آ رہی رات تیرے کی کالا منھ نیلے ہاتھ پانون) اجودیہ گت دیکھ کر کسی سے ہنسی ضبط نہ ہو سکی۔ سب کھل کھلا کے ہنس پڑے۔ پھر کیا پوچھنا تھا تو جوان لڑکے لڑکیان تو پھر ہی پڑی تھین خوب قہقہے لگے۔ حضرت جان سے کر بھاگتے کے سوا کچھ نہ بن پڑا۔ ابھی ابھی وہین سے آ تا ہون۔ اے دیکھیے سارا منہ جل گیا +۔

نامہ

حضرت پنچ کو بھی خدا ئی بھر کے پیدہ۔ سامان ہاتھ لگے یار دوست۔ نامہ نگار۔ معاون۔ وغیرہ تو ظاہر ہی ہین۔ خریدار بھی ملے وہ بھی ذکی ہوشیار۔ موزون طبع۔ آج کل ہمنے حکم دیا کہ بعض مشتریان اخبار کو خطوط تقاضا لکھیے۔ شمار ہو کیا تو تیس چالیس حضرات سے زیادہ نکلے۔ لالہ صاحب نے جب دیکھا کہ بہت سے خطوط ایک مضمون کے لکھنا کوئی دلچسپ خدمت نہین جب ایک نامہ اوسی دن موزون کرکے پیش کیا کہ یہ طبع ہو جائے تو بہتر ہے۔ چنانچہ اس نامے کو اس نظر سے ہم ذیل مین درج کرتے ہین کہ حضرات پر ظاہر ہو جائے گا کہ تقاضاے قیمت پنچ کے دفتر مین ایک ایسا غیر مطبوع کام ہے کہ ایسے بہت سے خطوط لکھنا بھی بارگران معلوم ہوتا ہے۔

(نامہ منشی بنام نامی خریداران قیمت دار اخبار اودھ پنچ)

اے کرم گستر میرے مخدوم	اے سخاوت کے ابر گوہر بار
کان شفقت کے گوہر یکتا	بحر اخلاق کے در شہوار
آفتاب سپہر صدق و صفا	چرخ مہر و عطا کے سیارہ نثار
پنچ کے ناظرین جتنے ہین	خوش رہین وہ صدا اور لاہوصا
ذرۂ بیسمہ السلام علیک	مطلب دل کا لیجیے اظہار
ایک مدت سے عالیجناب	کرکے ارسال پرچہ اخبار
زرِ قیمت کا انتظار رہا	دیکھتا آیا نہ ایک چہرہ دار
آخر ش کچھ سبب نہ لیں جناب	سوچیے آپ تو بہ دل شعار
اور سکا صرف کتنا ہے	کیا نہین جانتے ہین بیمار
روپیہ کام کسطرح سے چلے	کیا کنم حیرت کیا کرین کردار

آپ اودھ پنچ پر جب ہم نام ہوہین بھیجے کیا یا کیا تھین محظوظ ایسے مضمون نہین کہ بس پڑے پھر یہ فرماتے کہ بندہ نواز چاہیے جلد بھیجنا قیمت تاکہ اخبار وقت پر اپنے بعض صاحب جو خورش معاوضہ پیشگی بلکہ سال حال کی بھی دین مگر چند ایسے کم ہت وہ جو ہے اسپیچ پانچ حاضر تنگ طلبی نکر بس ہے تنگ کوئی ایسا نہین کہ ہو مفلس ایک بھیجنا ہین کہ خدا اچاہے نوٹ ہندی ہی ٹکٹ بنی ڈاک ہمتم کے رجسٹری ہو نام انشا و اللہ ہم بھی پہنچے تب خبر تم کو ہو رسید کاغذ لنگرستان لکھنؤ مین پہنچ چار نا چار حاسد و زنگار در ہے آرد و جو پہنچ کو نہین پروا

پیسے کو دو لکھتین سو بیکل بیمار ایک پیسے مین جی کے سو بار چاہیے دیکھنے والو سکو چرز شمار اونکی الفت مین کس طرح سے اوفار اونکی گہیلی پر کچھ ہے تکرار سو روز اندر ہر دم حجت و دار اونکے ذمہ نہین ہے کسی قرو دار حاصل اونکی ہے جانب اخبار کرتے لیں دام وہے کو جو خار بھولی ہوشے ہین اور ہین بیزار پنچ کی ہین اسپیاں ہند دار کوئی ایسا نہین کہ ہوتا دار زر قیمت کو بھیجے اخبار بھیجنے کی بھی تو ہی۔ آپ چاہ بھیجین چاہیے لکھنے حط دار چاہاپ دین گے رسید و سار یار ان زیادہ وہ کو جیسا دکار طوطی ہو رہی ہین سب سے اپنی دار ایکیے کا کل پڑے کو اچار اوسپر نقص تو ہے سایہ دار

	السلام علیک اے حضرات یار شاطر تنا طرون سکے یار	

سوالتہ بندہ پر بہو دیال محرر دفتر اودھ پنچ

تار برقیان

۱۴ جولائی۔ برلن۔ جنگ نے آسٹریا کے قبضہ بوسنیا ہرزیگوینا کے اصول سے اتفاق کیا۔ کل اقوام کو جہاز رانی ڈینیوب کا تجارت کے لیے اختیار ہوگا۔ جو آیلی گروہ مین کمی ہو چکی ہے اوسکے تاوان جنگ ادا کیا جاے گا۔ سرزمین روم کا ہوگی۔

۱۴ جولائی۔ لگرن۔ مقام ہندالی کی نشتر رگی فرو ہوی۔

۱۴ جولائی۔ لندن۔ ممبران ذیل انڈین کونسل نے لارڈ کرینبروک کے مراسلہ بابت قانون اخبارات دیسی اختلاف کیا۔ سر ارسکن پیری۔ سر ولیم میور۔ کرنیل یول۔ مسٹر سی بی کلارک۔ سر ایچ مین۔ سر ایف ہالیڈی۔ سر جی ویسلی۔ سر ایچ مونٹگمری۔

مطبع شاہم اودھ واقع لکھنؤ محلہ گولہ گنج مین محمد سجاد حسین کے اہتمام سے چھپ